روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 23 ستمبر 2003ء 25 رجب 1424 ہجری-23 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 216

جس نے میری اطاعت کی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-
جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے-

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعة الامراء حدیث نمبر 3417)

دسویں شرط بیعت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے محبت امام و اطاعت نظام کا پُر معارف مضمون

حضرت مسیح موعود سے رشتہ اخوت اور اطاعت قائم کرنا بیعت کی شرط ہے

تنگ دستی اور خوشحالی ہر حالت میں امیر اور امام کی اطاعت کرنا واجب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19۔ستمبر 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 ستمبر 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے شرائط بیعت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے دسویں شرط بیعت جس میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ رشتہ اخوت اور اطاعت قائم کرنے کا ذکر ہے، اس کا پرمعارف بیان فرمایا اور اس کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کی رقم فرمودہ دسویں شرط بیعت بیان فرمائی جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس شرط میں حضرت مسیح موعود ہم سے یہ عہد لے رہے ہیں کہ گو کہ نظام میں شامل ہوکر بھائی چارہ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے لیکن یہاں محبت کا تعلق بھی قائم کرنا ہے اور یہ تعلق محض للہ کرنا ہے کہ ہم امام کی اطاعت اللہ کی خاطر کر رہے ہیں۔ امام الزمان کو ماننا اور اس کے ذریعہ اشاعت دین میں حصہ لینا یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ یہ مقصد تب کامیاب ہوگا جب ہم معروف باتوں میں امام کی اطاعت کرینگے اور ہر روز اس تعلق میں مضبوطی لا رہے ہوں اور تعلق کے اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوں۔ اور اس کے مقابل پر ہمیں تمام دنیاوی تعلق اور رشتے ہیچ نظر آتے ہوں اور بے مقصد لگیں۔ دوستانہ تعلق یا دوطرفہ تعلق میں یہ بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ کبھی بات مانو اور کبھی منواؤ لیکن امام کی اطاعت میں تو تعلق خادمانہ اور غلامانہ ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کا تعلق قائم کرنا ہے کیونکہ اصل ثواب تو قربانی کرنے سے ملتا ہے۔ اس مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے اس شرط بیعت پر غور کرینگے تو آپ حضرت مسیح موعود کی محبت اور اطاعت میں ڈوبتے چلے جائیں گے۔

بعض لوگ معروف فیصلے اور احکامات کے چکر میں پڑ کر نظام سے خود بھی دور ہوتے جاتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی فتنے کا باعث بنتے ہیں جب وہ جگہ جگہ باتیں کرتے ہیں۔ معروف کی تعریف خود کرتے ہیں۔ غیر معروف وہ ہے جو واضح شریعت کے خلاف ہو۔ اور کسی فرد واحد کو معروف کی تشریح خود کرنے کا اختیار نہیں۔ اور جگہ جگہ باتیں کرنے کا بھی حق حاصل نہیں۔ حضرت عمرؓ کا فیصلہ خالد بن ولیدؓ کے بارہ میں واضح ہے جب ان کو امارت سے ہٹا کر ابوعبیدہؓ کو کمانڈر بنایا گیا۔ انہوں نے بلا چون و چرا اس کو قبول کیا اور اللہ نے بھی اس فیصلہ کی لاج رکھ لی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تنگ دستی، خوشحالی اور حق تلفی کی حالت میں بھی حاکم کی اطاعت واجب ہے۔ اور جو شخص اپنے امیر میں ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے جو اطاعت امام سے پیچھے ہٹتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ امام کی اطاعت سے اللہ اور اس کے رسول کی محبت حاصل ہوتی ہے اور پیاروں تک پیاروں کے ذریعہ ہی پہنچا جاتا ہے۔ حکم اور عدل کی اطاعت ہم پر فرض ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کے بعد نظام خلافت کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بیعت کے دو فائدے ہیں ایک تو اس سے گناہ بخشے جاتے ہیں دوسرا مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور شیطانی حملوں سے انسان بچتا ہے۔ سو میرا دوست وہی ہے جو مجھے پہچانتا ہے اور مجھے وہی پہچانتا ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میرے ہاتھ میں چراغ ہے جو میرے پاس آتا ہے وہ روشنی سے ضرور حصہ لیتا ہے۔

مصروف اور فارغ لوگ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:
میرا جائزہ اور تجربہ یہ ہے کہ جب مصروف آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ ہو جاتے ہیں۔ فارغ وقت والے آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو نہیں ہوتے۔ کیونکہ فارغ وقت والا ہوتا ہی وہی ہے جس کو اپنے وقت کی قیمت معلوم نہیں ہوتی اور وقت ضائع کرنا اس کی عادت بن چکا ہوتا ہے اس لئے اگر فارغ وقت آدمی کو پکڑنا ہے تو رفتہ رفتہ اسے مصروف رہنا سکھانا ہوگا اور اس کے لئے بعض دفعہ اس کے مطلب کی چیز اگر اس کے سپرد کی جائے تو اس سے رفتہ رفتہ اس کو کام کی عادت پڑ جاتی ہے۔

(الفضل 26 اپریل 1992ء)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پلاسٹک اور ہینڈ سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر امریکہ سے تشریف لے آئے ہیں۔ وہ فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 28 ستمبر 2003ء بروز اتوار مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل یا گائنی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

تربیت کے خلا پر کئے بغیر غلبۂ حق کی تمنا کرنا بے فائدہ ہے

عددی اکثریت اور غلبہ سے زیادہ وہ مقصد اہم ہے جس کی خاطر ہم پیدا کئے گئے ہیں

آج جماعت کا سب سے بنیادی اور مرکزی کام ہر سطح پر نماز کو قائم کرنا ہے

جماعت کی ذیلی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ قیام نماز کی ذمہ داری کو معین پروگرام کے تحت ادا کریں اور وہ ہر ماہ ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کے لئے ضرور مل بیٹھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/نومبر 1985ء بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ) کا اصل متن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ الحشر کی آیت 19 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:

ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے سیدنا ومولانا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! قیامت کب آئے گی؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ سوال تو یہ تھا کہ قیامت کب آئے گی۔ اور جواب یہ ہے کہ تم نے کیا تیاری کی ہے؟ بعض اوقات آنے والی چیز کا انتظار اتنا اہم نہیں ہوتا جتنا اس کی تیاری اہمیت رکھتی ہے اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی حکیمانہ اسلوب تھا کہ آپ نے اصل سوال کو چھوڑ کر جو ادنیٰ اہمیت کا سوال تھا اس سے بڑی اہمیت کے سوال کا جواب دیا اور فرمایا کہ تم نے تیاری کیا کی ہے؟ قیامت تو کوئی ایسا تماشہ نہیں ہے کہ جس کو تم دیکھو اور خوش ہو جاؤ اور تمہاری ذات کی تیاری کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو اس لئے قیامت سے تو یہ خوف رکھنا چاہئے کہ جلدی نہ آجائے، ہماری تیاری سے پہلے نہ آجائے۔ پس بہت سے احمدی احباب جب مجھے یہ لکھتے ہیں یا مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیت .... کی فتح اور غلبہ کا دن کب آئے گا تو میرا ذہن بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جواب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو ایک سوال کی صورت رکھتا ہے کہ تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟

امر واقعہ یہ ہے کہ ان بدلے ہوئے حالات نے بہت سی اصلاح خود کی ہے اور غیر معمولی روحانی تربیتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور جب ان تبدیلیوں کی طرف نظر پھرتی ہے تو دل خوش بھی ہوتا لیکن محض اچھی چیزوں پر نگاہ رکھنا اور خوشیوں کے تصور میں مگن رہنا یہ حکیمانہ بات نہیں۔ ذی شعور لوگ جہاں خوبیوں پر نظر رکھ کر، اچھی باتوں کو دیکھ کر اپنے حوصلے بڑھاتے ہیں وہاں کمزوریوں پر بھی نگاہ ڈالتے جاتے ہیں تا کہ مسلسل اصلاح کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ اور کمزوریاں خوبیوں میں تبدیل ہوتی رہیں۔ پس جب بہت سی خوش کن اطلاعیں تبدیلیوں کی آتی ہیں تو ان کے نتیجہ میں میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوتا۔ جب کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ جنہوں نے پہلے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی وہ نمازی بن گئے جب یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ بعض لوگ جن کو نماز میں مزا نہیں آتا تھا ان کو مزا آنے لگ گیا، جب بتایا جاتا ہے کہ بعض لوگ جن کی نمازیں ذکر الٰہی سے محض نام کی بھری ہوئی تھیں عملاً ذکر سے خالی تھیں مگر اب یہ کیفیت ہے کہ ذکر کے لطف ایسے آنے لگے ہیں کہ نماز کے بعد بھی وہ ذکر چلتا رہتا ہے تو دل کو بہت مسرت ہوتی ہے، دل کو بہت اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ مگر میں اس دھوکہ میں مبتلا نہیں ہوتا کہ جماعت کی اکثریت میں یہ نمایاں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ ہمارے اندر ابھی بڑے تربیت کے خلاء ہیں۔ جس سوسائٹی سے ہم نکل کر احمدی بن رہے ہیں ان کے ساتھ ہماری تربیت کا ایک گہرا تعلق ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا۔ ان کے اندر اتنی کمزوریاں واقع ہو چکی ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ اس سوسائٹی سے نکل کر اچانک ایک ایسا عجیب انقلاب آ جائے کہ کلیتہً ایک مختلف نوع کی بالکل پاکیزہ روحانی سوسائٹی وجود میں آ جائے۔ دراصل معاشرے کا ماحول پر ایک گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر معاشرہ رشوت خور ہے، اگر معاشرہ بے درد ہو چکا ہے، اگر معاشرہ نماز سے خالی ہو گیا ہے، اگر معاشرے میں خدا کا خوف نہیں رہا تو ہر روز ایسے لوگوں سے تعلق کے نتیجہ میں، ایسے لوگوں سے واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں، تجارتوں کے نتیجہ میں، لین دین کے نتیجہ میں، ان محلوں میں رہنے کے نتیجہ میں، بعض بدیوں کو جو بظاہر حسن رکھتی ہیں ان کو دیکھنے کے نتیجہ میں وہ سوسائٹی جو تعداد کے لحاظ سے تھوڑی ہے وہ لازماً متاثر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایک تو اس لئے دوسرے کچھ اس لئے بھی کہ بہت سے احمدی بلکہ بھاری اکثریت احمدیوں کی اس وقت پاکستان میں ایسی ہے جن کے ماں باپ یا بعض صورتوں میں دادا اور بعض صورتوں میں پردادا احمدی ہوئے تھے اور چونکہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد جو ابتدائی دکھوں کا دور آتا ہے اس چکی میں سے وہ گزرے نہیں وہ تربیت حاصل نہیں کر سکے .... اس لئے وہ نسلاً احمدی رہ گئے اور معاشرے کی خرابیوں نے ان پر زیادہ گہرا اثر کیا۔ چنانچہ پاکستان میں بہت سے اضلاع ہیں جہاں بھاری تعداد میں جماعت موجود ہے مگر ان کی اولادوں میں ان کی جوان نسلوں میں بہت سی ایسی خامیاں رہ گئی ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کے ایسے بعض اضلاع بھی میرے ذہن میں ہیں اور .... فتوحات کے بعض نئے علاقے بھی میرے ذہن میں ہیں مثلاً افریقہ کے ممالک جن میں بعض جگہوں پر بڑی تیزی کے ساتھ احمدیت پھیلی ہے بعض علاقوں میں قبائل کے قبائل احمدی ہوئے ہیں بعض جگہوں پر پورے دیہات کے دیہات احمدی ہوئے ہیں اور بعد ازاں ان کی تربیت کا پورا موقع نہیں مل سکا۔ دُور کے بعض جزائر ہیں وہاں بھی یہی کیفیت ہوگی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر بھی ایک تربیتی خلاء ہے اور عظیم غلبہ سے پہلے ان کمزوریوں کا دور ہونا ضروری ہے۔

اگر ان کمزوریوں کو دور کئے بغیر ہمیں فتح و نصرت عطا ہو جائے یعنی فتح و نصرت کا وہ تصور مل جائے جو عام لوگ رکھتے ہیں۔ تو پھر کمزوریاں تو اپنی جگہ قائم رہیں گی اور ان کے دور ہونے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ ایک فتح تو وہ ہے جو ہمیں مسلسل ملتی چلی جا رہی ہے، ایک نصرت تو وہ ہے جو ایک لحہ کے لئے بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑ رہی مگر میں اس وقت اس کی بات نہیں کر رہا،

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

عرف عام میں جسے فتح ونصرت کہا جاتا ہے یعنی ایک جگہ عددی غلبہ اتنا نصیب ہو جائے کہ اس کے بعد امن سے بیٹھ جائیں، اس فتح ونصرت کے لئے یہ تیاریاں ضروری ہیں اور یہ دکھوں کا دوران تیاریوں میں مدد کرنے کے لئے آیا ہے اور مدد کر رہا ہے۔ لیکن اس سے بھی ابھی مزید استفادہ کی ضرورت ہے اور اسے پھیلانے کی ضرورت ہے اور پھر اس میں گہرائی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تین سمتوں میں ابھی ہمیں اس کام کو آگے بڑھانا ہے اور سب سے اہم سب سے زیادہ بنیادی اور مرکزی چیز نماز ہے۔

قیام نماز میں ابھی وسعت کی ضرورت ہے اور بہت زیادہ ضرورت ہے اور مرتبہ نماز کے لحاظ سے اس میں بلندی کی بھی ضرورت ہے اور نفس میں ڈوب کر مطالب میں جذب ہو کر نماز پڑھنے کے لحاظ سے اس میں ابھی گہرائی کی بھی بہت ضرورت ہے اور اس لحاظ سے پختگی کی بھی ضرورت ہے کہ جو عادت ایک دفعہ پڑ جائے تو پھر وہ جائے نہ۔ اس مضمون سے جب ہم نماز کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو دنیا کی اکثر جماعتوں میں انصاف کی نظر سے دیکھتے ہوئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت زیادہ کام اور محنت کی ضرورت ہے.......... مجھے یقین تھا کہ ابتلا کے نتیجہ میں تو لازماً فتوحات آئیں گی اس لئے پہلے میں نے خطبات کا وہ سلسلہ شروع کیا جس کا تربیت سے تعلق ہے بعد میں جماعت کو متنبہ کرنا شروع کیا کہ کس قسم کے سنگین حالات آپ کو درپیش ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ فتح بہرحال یقینی ہے نصرت نے کبھی ساتھ چھوڑا ہے نہ آئندہ کبھی چھوڑے گی اور ظفر بن کے بھی آئے گی اس میں کوئی شک نہیں لیکن تیاری کی مجھے فکر ہے اور جتنا میں سمجھتا ہوں کہ وقت قریب آتا جاتا ہے احمدیت.......... کی فتوحات کا اتنا ہی میری یہ فکر بڑھتی جاتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ حالات توجہ کو مختلف سمتوں میں پھیرتے رہے ہیں میں اب سمجھتا ہوں کہ دوبارہ تربیتی امور پر خطبات دینے کی ضرورت ہے۔ تو نماز تربیتی امور میں سب سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

فتح ونصرت کے حصول کی تمنا رکھنے والوں کو تو قرآن کریم نے براہ راست یہی جواب دیا ہے کہ (۔) (البقرہ: 46) کہ تم جو امیدیں لگائے بیٹھے ہو کہ بہت عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی اور ظاہری عددی غلبہ بھی عطا ہوگا تو پھر اس غلبہ کو حاصل کرنے کا طریق یہ ہے (۔) کہ خالی دعائیں نہ کیا کرو محض ہاتھ اٹھا کے نہ مانگا کرو کیونکہ صبر اور صلوٰۃ کے بغیر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور ان کے بغیر خدا کی طرف سے اعانت نصیب نہیں ہو سکتی۔ صبر اور صلوٰۃ کو آپس میں باندھ دیا ہے۔ اس مضمون میں بہت سی وسعتیں ہیں۔ اور صبر کو صلوٰۃ سے بڑا گہرا تعلق ہے اور کئی رابطے ہیں جن کا قرآن کریم مختلف آیتوں میں ذکر فرماتا ہے لیکن ایک مضمون اس میں یہ بھی ہے جس کا اس وقت اس خطبے سے تعلق ہے کہ صبر غموں کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے اور جب غم ہوں تو صلوٰۃ کی طرف طبعاً توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے بالصبر والصلوٰۃ کہہ کر یہ فرمایا کہ تمہارے لئے یہ مشکل کام نہیں ہے، آج تمہارے لئے یہ نسبتاً آسان ہے۔ چنانچہ اس تفسیر کو اس آیت کا دوسرا ٹکڑا خود کھول رہا ہے فرمایا (۔) کہ نماز پڑھنا نماز کی حفاظت کرنا نماز کے تقاضے پورے کرنا اور استقلال کے ساتھ اس پر جم جانا بظاہر اتنا آسان کام نہیں ہے۔ تم نمازیوں کو دیکھتے ہو کہ پانچ وقت نمازیں پڑھتے ہیں.......... گھروں کو بھی نمازوں سے آباد رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود نماز ایک بہت ہی بوجھل کام ہے؟ کس لحاظ سے بوجھل ہے، اس کی تفسیر بہت وسیع ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس پر متعدد جگہوں پر روشنی ڈالی ہے لیکن میں صرف یہاں اتنا پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ نماز کے سارے تقاضے پورے کرنا آسان کام نہیں ہے۔ ظاہری صورت میں نماز قائم بھی ہو جائے تو ایسی شکل ہوتی ہے جیسے برتن ہو لیکن دودھ سے بھرا ہوا نہ ہو۔ اسے بھرنا اور پھر اس کی حفاظت کرنا اور پھر اسے پھیلانا بہت بڑے کام ہیں۔ اقام الصلوٰۃ میں تو اکیلی نماز پڑھنے کا کوئی تصور نہیں ہے نماز کو دوسروں میں رائج کرنے کے ساتھ یہ مضمون بندھا ہوا ہے اقامت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ بلکہ مراد یہ بھی ہے کہ دوسروں کو نماز کے لئے کھڑا کرو۔ اسی لئے فرمایا بہت بھاری ہے الا علی الخشعین لیکن وہ لوگ جو خشوع سے کام لیتے ہیں جو خدا کی راہ میں بک جاتے ہیں جو عاجز بن جاتے ہیں جن کے اندر درد پیدا ہوتا ہے ان کے لئے نماز آسان ہو جاتی ہے۔ یہ غم یہ خشوع وخضوع خود نماز کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے پھر وہ بوجھ محسوس نہیں ہوتی بلکہ اس میں پھر لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے ان حالات میں دیکھا کہ اس آیت کی تفسیر عملی شکل میں آج کل جماعت کے اوپر گزر رہی ہے۔

اس موقع سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور نظام کے تابع گہری نظر ڈال کر تمام علاقوں پر، تمام حلقوں پر، تمام محلوں اور گلیوں اور گھروں پر نظر ڈال کر نظام جماعت کی جتنی شکلیں ہیں ان کو مستعدی کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ آج کل کے حالات سے سب سے بڑا فائدہ یہ اٹھائیں کہ نماز جو خدا نے آسان کر دی ہے اسے رائج کر دیں کیونکہ خاشعین کے لئے نماز آسان ہو جاتی ہے۔ یہ خشوع کا دور تو کبھی بھی مومنوں کے اوپر ختم نہیں ہو سکتا لیکن بعض دفعہ نسبتاً پردے کے پیچھے چلا جاتا ہے اور کھلے طور پر صرف عارفوں کے لئے رہ جاتا ہے۔ اور برخلاف اس کے بعض اوقات اللہ کی یہ نعمت اترتی ہے اور عام ہو جاتی ہے۔ آج کل یہ کیفیت ہے اس لئے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ نماز کے سلسلہ میں ایک اور مضمون بھی قرآن کریم نے نماز کی تحریک کے طور پر باندھا ہے اور وہ بھی آج کے حالات کے اوپر پوری طرح اطلاق پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں شیطان کا ذکر کر کے فرماتا ہے (۔) (المائدہ آیت: 92) کہ بعض ایسے دور آتے ہیں کہ شیطان پوری طرح کوشش کرتا ہے کہ تمہیں خدا کے ذکر سے اور نمازوں سے غافل کر دے یا تمہارے رستے میں روک بن جائے، تمہیں نماز پڑھنے سے روک دے **فهل انتم منتهون** اے میرے بندو! کیا جب تمہیں نماز پڑھنے سے زبردستی روکا جائے گا، میری عبادت سے روکا جائے گا تو کیا تم رک جاؤ گے؟ کتنا عظیم الشان چیلنج ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنا فخر کیا ہے اور ناز فرمایا ہے۔ ناز کا یہ مضمون دراصل شیطان کے لئے چیلنج ہے۔ فرمایا تم میرے بندوں کو نماز سے روکنے کے لئے زور لگا لو یہ رکنے والے لوگ نہیں، جو میرے بندے ہیں وہ نماز سے نہیں رک سکتے.......... اب شیطان کے لئے چیلنج ہے کہ تم زور لگا لو اور دوسری طرف احمدیوں کو خدا کا ناز ابھار رہا ہے، خدا کی توقعات جو احمدیوں سے ہیں وہ ان کو اس کام کے لئے انگیخت کر رہی ہیں اور وہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ پہلے نہیں بھی پڑھتے تھے اب اس ضد میں ضرور پڑھیں گے کہ چونکہ شیطان نماز سے روک رہا ہے اس لئے ہم نے نماز ضرور پڑھنی ہے، وہ ہوتا کون ہے خدا اور ہمارے درمیان حائل ہونے والا۔ پس یہ دونوں پہلو آج جب پوری قوت کے ساتھ عمل پیرا ہیں اس وقت اگر کچھ لوگ نمازوں سے محروم اور خالی ہاتھ نکل گئے تو اس سے زیادہ بڑی محرومی متصور نہیں ہو سکتی۔ پس وہ فتح جس کی تیاری کی تمنا آپ رکھتے ہیں اس کا علاج بھی نماز ہی بتایا گیا ہے۔ یہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی جب تک آپ نماز کے اوپر صبر کے ساتھ قائم نہیں ہوں گے۔ اور نماز سے غفلت کا علاج یہ حالات ہیں جن حالات میں آپ کے دل میں تمنا پیدا ہو رہی ہے۔ کیسا عظیم الشان مربوط مضمون ہے۔ فرمایا آج تمہارے لئے یہی موقع ہے جب کہ تم ترس رہے ہو فتح کو۔ تو اب اس تمنا کو ایسی قدروں میں تبدیل کر دو۔ جو ہمیشہ زندہ رہنے والی قدریں ہیں، جو تمہیں ہمیشہ زندہ کر دینے والی قدریں ثابت ہو سکتی ہیں اور وہ ہیں عبادت کی محبت سے نماز سے گہرا تعلق، اس پر خود کھڑے ہو جانا اور اس پر دوسروں کو کھڑا کر دینا۔ اور جو دوسروں کو کھڑا کرنے کا مضمون ہے وہ بھی صبر کو چاہتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرماتا ہے (۔) (طٰہٰ: 133) کہ اپنے اہل کو نمازوں کی تلقین کیا کرو لیکن اس پر پھر صبر کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ صبر کا مضمون صرف دکھ سے تعلق نہیں رکھتا کہ کوئی دکھ دے تو اس کو برداشت کر لیا جائے۔ عربی میں صبر کئی مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اگر عرب کسی گھوڑی یا جانور کو کہیں بھوکا بند کر دیتے تھے تو اس کے لئے بھی صبر کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔ وہ صبر کا فعل استعمال کرتے تھے یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے اس جانور کو صبر کر دیا ہے یعنی ایسی حالت میں رکھ دیا ہے کہ جہاں اسے صبر کرنا ہی پڑے گا۔ پھر صبر کا مضمون آ قا

کی نسبت سے غلام کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آقا نے جو جو پابندیاں لگائی ہیں غلام ان پابندیوں میں جکڑا جائے اور ان پابندیوں سے باہر نکلنے کا کوئی تصور اس کے لئے ممکن نہ رہے۔ پھر صبر کا مضمون اس بات سے بھی تعلق رکھتا ہے کہ جبر کیا جائے اور انسان نہ بولے۔ صبر کا ایک معنیٰ خاموشی ہے مگر ایسی خاموشی جبکہ Torture کر کے یعنی تکلیفیں دے کر کوئی بات نکلوانے کی کوشش کی جارہی ہو اور کوئی آدمی خاموش رہے۔ اور صبر کا ایک مضمون بولنے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ کہ جب بات کرنا جرم بنا دیا جائے، جب بات پر پہرے بٹھائے جارہے ہوں اس وقت ضرور بولے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا(۔) (العصر:4) وہاں اس مضمون کا خاموشی سے تعلق نہیں ہے بلکہ قوت نطق سے تعلق ہے، قوت گویائی سے تعلق ہے۔ فرمایا کہ وہ لوگ حق کے ساتھ حق کی بات کرتے ہیں۔ وہ غلط بات نہیں کہتے مگر حق کی بات کہنا ان کا حق بن جاتا ہے اور وہ اس حق کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑتے **وتواصوا بالصبر** وہ حق کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں اور اس بات کو کہتے ہی چلے جاتے ہیں۔ تو صبر کے بہت وسیع معانی ہیں چنانچہ نماز سے پہلے خود نماز سیکھنے کے لئے صبر کا مضمون بیان کر دیا(۔) اور دوسروں کو نماز سکھانے کے لئے بھی صبر کا مضمون بیان فرما دیا کہ تم مستقل مزاجی کے ساتھ چمٹ جاؤ اور اس عادت کو چھوڑو نہیں، کہتے چلے جاؤ، کہتے چلے جاؤ پھر جا کے تمہیں مقصد حاصل ہوگا۔

نماز کے اس پہلو کے لحاظ سے نہ صرف پاکستان میں جہاد کی ضرورت ہے بلکہ ساری دنیا میں ضرورت ہے کیونکہ آیت کا وہ ٹکڑا جو میں نے پڑھ کر آپ کو سنایا ہے(۔) اس سے پہلے یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ شیطان تمہیں خمر، جوا بازی اور دوسری عیاشیوں میں مبتلاء کر کے تمہیں خدا سے دور لے جانا چاہتا ہے آپس میں لڑانا چاہتا ہے۔ اور سب سے بڑا اور آخری مقصد شیطان کا یہ ہے کہ تمہیں نماز سے باز رکھے(۔) تو جہاں جبر ظاہری صورت میں نہیں ہے وہاں لالچ اور حرص کی صورت میں کیا جارہا ہے۔ یہ بھی شیطان کی طرف سے آپ کے اوپر ایک جبر ہے لیکن یہاں کئی قسم کی کھیلیں ہیں کسی قسم کی دلچسپیاں ہیں بہت سے آرام کے ذرائع ہیں وڈیو عام ہے گانے عام ہیں۔ اتنے Detention کے ذریعے ہیں، توجہ کو بانٹنے کے ذریعے ہیں خدا تعالیٰ کے ذکر سے کہ یہاں شیطان اور رنگ میں جولانی دکھا رہا ہے اور یہ جولانی بعض دفعہ اس سے زیادہ سخت ثابت ہوتی ہے جیسی کہ آج کل .... دکھائی جارہی ہے کیونکہ وہاں لازماً کھلے کھلے حملے کے نتیجہ میں مومن کی غیرت جوش میں آتی ہے، **فهل انتم منتهون** کا مضمون کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ اور یہاں یہ مضمون مخفی رہتا ہے یہاں جب شیطان لالچوں کی طرف بلاتا ہے حرص و ہوا کی طرف بلاتا ہے تو آپ کو فوری طور پر یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ خدا سے باز رکھنے کے لئے آپ کو چیلنج کیا جارہا ہے اس لئے مقابل پہ جو دفاعی قوتیں غیرت اور محبت کے نتیجہ میں بیدار ہوا کرتی ہیں وہ مخفی رہ جاتی ہیں وہ خفتہ رہ جاتی ہیں تو اس لحاظ سے بہت زیادہ خطرات ہیں۔ تمام مغربی سوسائٹی میں بھی اس جہاد کی بڑی شدید ضرورت ہے اور پھر افریقہ وغیرہ کے ان علاقوں میں بھی جہاد کی ضرورت ہے جہاں کی قوموں کو ایک لمبے عرصے سے روحانیت کی پیاس ہے۔ چونکہ ان کو ان باتوں کی عادت نہیں پڑی اس لئے ان کو نئی عادتیں ڈالنا ہی ایک بڑی محنت کا کام ہے۔ روحانیت کی پیاس ہے تبھی وہ مذہبی ہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ روحانیت کی پیاس ہے تو میری مراد ہے کہ اگر ایک مشرک بھی شرک میں جوش دکھاتا ہے اور ایک Super Stitious آدمی جو توہمات کی دنیا میں خوب دلچسپی لیتا ہے یہ ساری اس پیاس کی علامتیں ہیں۔ افریقہ اس لحاظ سے بہت ہی پیاسا ہے کیونکہ بنیادی طور پر افریقن مذہبی ہیں وہ مذہب کے بغیر نہیں رہ سکتے۔.......... افریقہ کو اس پہلو سے دوسرے علاقوں کے اوپر فوقیت حاصل ہے کہ وہاں احمدیوں کے لئے کام کے آغاز کی گنجائش ہے۔ کام کو آگے بڑھانے کے لئے پھر روکیں پیدا ہوں گی۔ وہاں کے حالات وہاں کے جنگلات، وہاں رابطے کی مشکلات وہاں کی بدامنیاں یہ سب چیزیں آڑے آئیں گی۔ ہر جگہ پہنچنے کے لئے ذرائع میسر نہیں ہیں اگر ذرائع میسر ہیں تو آج کل بدقسمتی سے دنیا کی بڑی طاقتوں کی آپس کی چپقلش نے سارے افریقہ کا امن برباد کر رکھا ہے جہاں بظاہر امن نظر آرہا ہے وہاں بھی حالات بہت بدتر ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں شیطان نے وہاں احمدی(۔) کے لئے ہر قسم کی مشکلات بھی پیدا کر دی ہیں۔ **ایک بھی جگہ آپ کو دنیا میں ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں شیطان نے ذکر الٰہی کی راہ میں روڑے نہ اٹکا رکھے ہوں۔ ایک بھی جگہ آپ کو ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں شیطان نے مخفی طور پر یا کھل کر عبادتوں پر حملہ نہ کر رکھا ہو۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے لئے عالمگیر جہاد کی ضرورت ہے کہ وہ عبادتوں اور بالخصوص نماز کو قائم کرنے، اس مہم کو آگے بڑھانے اس میں وسعت پیدا کرنے، اس میں رفعت پیدا کرنے اور اس میں گہرائی پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے۔**

یہ مضمون جو میں نے چند لفظوں میں بیان کیا ہے یہ اتنا مشکل ہے، اتنا وسیع ہے، اتنا محنت طلب ہے، اتنا صبر چاہتا ہے کہ محض چند فقروں میں یہ مضمون سن کر آپ پوری طرح سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس میں کیا کیا دقتیں ہوں گی۔ سب سے بڑی مشکل، سب سے بڑی دقت میں یہ محسوس کرتا ہوں اور ہر جگہ یہ میں نے دیکھی ہے کہ صبر کم ہے۔ اسی لئے قرآن کریم بار بار صبر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ایک نصیحت کی جاتی ہے اور بظاہر وہ نصیحت سننے کے بعد سننے والوں کی طبیعتوں میں ایک بڑا نمایاں ولولہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ بظاہر دل ارادے باندھتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بظاہر محسوس یہ ہوتا ہے کہ سننے والوں کا دماغ تائید کر رہا ہے کہ ہاں یہ ہونا چاہئے۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ چند دنوں کے اندر اندر وہ ارادے بھی سو جاتے ہیں، وہ دل کے ولولے بھی بیٹھ جاتے ہیں اور عام سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں پھر ایک آواز پڑے گی تو پھر کوشش کر لیں گے اس وقت سمجھ میں آتا ہے کہ **واصطبر عليها** کا مضمون کیا معنی رکھتا ہے، کیا عظیم الشان کلام ہے اور کیسی گہری نظر انسانی نفسیات پر رکھنے والا خدا ہے جس کا یہ کلام ہے۔ بظاہر آرام سے ایک چھوٹا سا حکم دے دیتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ اس میں کیا ہے۔ بچوں کو نماز کے لئے ہی کہنا ہے وہ ہم کہہ دیں گے۔ لیکن فرمایا **واصطبر عليها** خبردار یاد رکھنا کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ روزانہ کہتے چلے جانا بہت ہی مشکل کام ہے۔ ویسے ہی طبیعت ایک بات کہتے کہتے تھک جاتی ہے اور پھر روزانہ اپنے بچوں پر نظر رکھنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اپنی بیویوں کو ہمیشہ توجہ دلاتے رہنا، بار بار ان پر نظر رکھنا اور روزانہ اس کام میں مشغول رہنا یہ بہت مشکل کام ہے۔ آپ کر کے دیکھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ قرآن کریم نے کیوں اس طرف توجہ دلائی؟ **نظام جماعت کے مختلف حصوں یعنی مختلف تنظیموں سے میرا گہرا تعلق رہا ہے۔ بچپن میں اطفال الاحمدیہ سے، پھر خدام الاحمدیہ سے، پھر انصار اللہ سے میں منسلک رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا رہا ہے کہ میں ہر جگہ نماز کے التزام اور قیام کی کچھ نہ کچھ کوشش کروں۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ ہمارے اچھے سے اچھے کارکن میں بھی صبر کے لحاظ سے ابھی بہت گنجائش موجود ہے کہ وہ اپنی صبر کی حالت کو بہتر بنائیں۔ صبر کا مضمون بہت وسیع ہے۔ مستقل مزاجی بھی صبر کا ایک حصہ ہے۔ ہمارے کارکنوں میں استقلال کے لحاظ سے ابھی بہت کمی پائی جاتی ہے۔ ہمارے اچھے سے اچھے کارکن بھی چند دن جوش کے ساتھ کام کرتے ہیں اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ تھک کر چھوڑ دیتے ہیں یہ طریق درست نہیں۔ نماز تو وہ آخری چیز ہے جس سے آپ کو تھکنا نہیں چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ اس میں آپ کے لئے تھکنے کی کوئی گنجائش نہیں۔**

قرآن کریم میں سب سے زیادہ زور نماز پر ہے سارے قرآن میں زکوٰۃ سے پہلے صلوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا مضمون بھی آگے بہت وسعت اختیار کر جاتا ہے، اس کی طرف آئندہ توجہ دلاؤں گا۔ ہر جگہ ایمان کے بعد سب سے پہلے صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں نماز موجود رہی ہے۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق ہر نبی نماز پر زور دیتا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز حفاظت کرتی ہے۔ نماز ایک ساتھ دینے والا مربی ہے۔ جس شکل میں بھی

کسی قوم نے خدا کی عبادت کی تھی ہر نبی نے سب سے زیادہ زور اس عبادت پر دیا تھا۔ اور انسانی پیدائش کا بھی ہے یہی مقصود جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ (۔) یعنی میں نے تو جنوں اور انسانوں کو کسی اور مقصد سے پیدا ہی نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور عبادت کا معراج نماز ہے یعنی عبادت کی جو رسمی شکل ہے وہ تو ظاہری نماز ہے۔ ہم نے پھر اس کو قائم کر کے اس کو مغز اور روح سے بھرنا ہے۔ ہم نے کئی طریق سے اس پر غور کرنا ہے کہ کس طرح ہم اپنی نمازوں میں زیادہ حسن پیدا کریں۔ پھر ہم نے دوسروں کو بھی سمجھانا ہے۔ شائد آپ کو بھی خیال نہ آیا ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ میں سے اکثریت ایسی ہے جن کو یہ پتہ نہیں کہ میرے بچوں کو نماز ترجمہ کے ساتھ آتی بھی ہے یا نہیں۔ انہیں یہ معلوم کرنے کا کبھی خیال نہیں آتا بعض لوگ دوسروں کو ڈھونڈتے ہیں کہ وہ ان کے بچوں کو نماز کا ترجمہ سکھا دیں۔ جن کو خیال آتا ہے وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جی ہمارے پاس نماز سکھانے کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے ایک مربی بھیجا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ نماز سکھانا اور پڑھانا مربیوں کا کام ہے حالانکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ والدین کا کام ہے۔ گھر سے شروع کرو اور پھر مستقل مزاجی کے ساتھ نماز کو قائم کر کے دکھاؤ۔ یہ عجیب سوال ہوتا ہے کہ بچوں کو نماز سکھانے کے لئے مربی کو بھجوایا جائے۔ میں حیرت سے دیکھتا ہوں کہ اگر تمہیں خود نماز نہیں آتی تو پہلے اپنی فکر کرو۔ بچوں کی بات کیوں کرتے ہو پہلے تو خود نماز سیکھو۔ اور اگر خود نماز آتی ہے تو مربی کا کیا انتظار کرتے ہو خود سکھاؤ اپنے بچوں کو نماز انسانی تخلیق کا جو اولین مقصد ہے اس سے کیوں محروم رہ رہے ہو اور کیوں انتظار کر رہے ہو کہ کوئی آئے گا تو ہمیں سکھا دے گا۔ اتنے مربی نہ جماعت کے پاس ہیں نہ یہ ممکن ہے کہ مربی دوسرے سارے کام چھوڑ دیں اور اگر وہ دوسرے سارے کام چھوڑ بھی دیں اور صرف نماز سکھانے ہی کا کام کریں تب بھی پورے نہیں ہوں گے۔ قرآن کریم بڑا حکیمانہ کلام ہے۔ وہ واقعاتی بات کرتا ہے خیالی اور فرضی بات نہیں کرتا۔ اس نے یہ ذمہ داری مربی پر نہیں ڈالی بلکہ ہر خاندان کے سربراہ پر ڈالی ہے۔ وہ ہر خاندان کے سربراہ سے کہتا ہے کہ تم نماز سکھانے کی کوشش کرو یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق بھی یہی بتایا کہ وہ بڑی خوبیوں کا مالک تھا، وہ اپنی اولاد کو اپنے اہل و عیال کو مستقل مزاجی کے ساتھ نماز کی طرف توجہ دلاتا رہتا تھا۔

پس جماعت احمدیہ کا اس وقت سب سے اہم کام عبادت کو قائم کرنا ہے۔ صرف ان معنوں میں نہیں کہ ظاہراً کوئی نماز پڑھنی شروع کر دے بلکہ اس کے اندر مغز اور روح کو بھی بھرنا ہے اور جب تک بچپن سے نماز کا ترجمہ ساتھ نہ سکھایا جائے اس وقت تک انسان نماز پڑھتے وقت ساتھ کے ساتھ نماز کے معنی اپنے اندر جذب نہیں کر سکتا۔ ہم اپنی زبان میں سوچتے ہیں اور اگر غیر زبان سیکھ بھی لیں تب بھی عملاً ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے بعد میں بہت مہارت پیدا ہو جائے ورنہ شروع میں ہر انسان جو غیر زبان سیکھتا ہے وہ بولتے ہوئے بھی سنتے ہوئے بھی ساتھ ساتھ تیزی سے اس کا ترجمہ کر رہا ہوتا ہے۔ انسانی کمپیوٹر خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ بعض دفعہ محسوس نہیں ہوتا مگر عملاً یہی ہو رہا ہوتا ہے۔ غیر زبان میں براہ راست خود سوچنا یہ بہت مہارت کے بعد آتا ہے۔ اسی لئے نماز پڑھنے والوں کی بھی کئی قسمیں اس پہلو سے بن جاتی ہیں۔ نماز پڑھنے والوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کو نماز کا ترجمہ آتا ہی نہیں۔ جب ان کو ترجمہ ہی نہیں آتا تو وہ سوچیں گے کیا بیچارے، پھر کچھ وہ ہیں جن کو ترجمہ آتا ہے لیکن جب تک پہلے عربی الفاظ پڑھ کر پھر ساتھ ہی ان کا ظاہراً ترجمہ نہ کریں، پوری بات کو دماغ میں نہ دہرائیں اس وقت تک ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور جن کو نماز آتی ہے ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو بغیر محسوس کئے نماز پڑھتے ہیں انہیں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ میں نے جو نماز پڑھی ہے اس کا ترجمہ میں نے محسوس کیا ہے کہ نہیں۔ وہ نماز پڑھتے نہیں بس اس میں سے گزر جاتے ہیں۔ پھر کچھ اور ہیں جن کو مہارت ہو جاتی ہے ان کے اندر ساتھ کے ساتھ ترجمہ خود بخود جذب ہونے لگ جاتا ہے لیکن ان کی توجہ بکھر جاتی ہے۔ بار بار توجہ بکھرنے کی وجہ سے نماز میں بہت سے حصے خلاء کے رہ جاتے ہیں۔ یہ ساری باتیں کسل کی حالت کو ظاہر کرتی ہیں۔ کسل کی یہ حالت نماز کی کوالٹی (کیفیت) پر اثر انداز ہوتی رہتی ہے۔ **اس لئے اگر سو فیصدی بھی ایک جماعت نمازی ہو جائے اور پانچ وقت کی نمازی ہو جائے بلکہ تہجد بھی پڑھنا شروع کر دے تب بھی ہم ظاہری نظر سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ نماز قائم ہو گئی ہے کیونکہ اور بہت سے مراحل ہیں جن کی تکمیل ضروری ہے لیکن آغاز بہرحال ترجمہ سے ہوگا یعنی نماز کے اندر مغز پیدا کرنے کے لئے ہم ترجمہ پہلے سکھائیں گے جبھی دیگر امور کی طرف متوجہ کر سکیں گے۔**

ترجمہ سکھانے کے لئے باہر کی دنیا میں اور بھی بہت سے ذرائع موجود ہیں مثلاً ویڈیو عام ہے اسی طرح آڈیو کیسٹس ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو ترجمہ سکھانے کے لئے ماں باپ کا ذاتی تعلق اور دلچسپی ضروری ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وڈیو کے اوپر آپ فلم بنا دیں اور ہم اپنے بچوں کو پکڑا دیں گے اور بے فکر ہو جائیں گے کہ ان کو نماز آنی شروع ہو گئی ہے۔ یہ درست نہیں۔ عبادت کا تعلق محبت سے ہے اور محض رسمی طور پر ترجمہ سکھانے کے نتیجہ میں کسی کو عبادت نہیں آئے گی۔ وہ ماں باپ جن کو نماز سے پیار ہو جن کا دل عبادت میں ہو جب وہ بچے سے ذاتی تعلق رکھتے ہوئے اسے ترجمہ سکھاتے ہیں تو بچہ اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھ رہا ہوتا ہے، ان کے دل کی گرمی کو محسوس کر رہا ہوتا ہے، ان کے جذبات سے اس کے اندر بھی ایک ہیجان پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ نماز سکھائیں تو ان کا نماز سکھانے کا انداز اور ہوگا۔ چنانچہ قادیان کے زمانے میں مجھے یاد ہے کہ بہت سے نیک لوگ اس طرح ماؤں کی گود میں نیک بنے۔ ماؤں نے ان کو بڑے پیار اور محبت سے نمازیں سکھائیں اور ہمیشہ کے لئے ان کی یادیں ان کے دلوں میں ڈوب گئیں اور جم گئیں ان کے خون میں بہنے لگیں۔ ان کے لئے نماز فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ کجا وہ نمازیں جو اس طرح سیکھی گئی ہوں اور کجا وہ نمازیں ویڈیو پر آرام سے بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی خیال آ رہا ہوتا ہے کہ یہ ختم ہو اور اپنی دلچسپی کا فلاں پروگرام دیکھیں، فلاں ڈرامہ شروع کر دیں، فلاں کھیل دیکھنے لگ جائیں۔ دونوں چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے محض فرضی باتوں کے اوپر اپنے آپ کو خوش نہ کریں۔ ہر احمدی کو خود نماز کے معاملے میں کام کرنا پڑے گا، محنت کرنی پڑے گی، اپنے نفس کو شامل کرنا پڑے گا، اپنے سارے وجود کو اس میں داخل کرنا پڑے گا تب وہ نسلیں پیدا ہوں گی جو خدا کے لئے نمازی نسلیں ہوں گی۔

پس آئندہ نسلوں کے اعتبار سے دیکھیں تو تب بھی جیسا کہ میں نے آیت کریمہ آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی تھی ہر جان کو خدا متنبہ کر رہا ہے کہ تم نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ حدیث نبویؐ جو میں نے سنائی تھی اس کا مضمون بھی اسی آیت سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ایک صحابیؓ نے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی پوچھ رہے ہو لیکن اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ اپنے نفس کو تیار پاتے بھی ہو۔ **پس آج بھی یہی سوال ہے جو سب سے اہم سوال ہے کہ تم نے آنے والے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ کن اولادوں کو آگے بھیجو گے۔ کیا وہ خدا کی عبادت گزار نسلیں ہوں گی یا عبادت سے غافل نسلیں ہوں گی۔ نئے آنے والے مہمانوں کے لئے جو جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوں گے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر وہ بے نمازی ماحول میں داخل ہوں گے جو کھوکھلی نمازیں پڑھنے والے ہیں اور ریاکار ہیں تو وہ بھی کھوکھلی نمازیں پڑھیں گے اور ریاکار بن جائیں گے۔ اس لئے ایسے نمازی پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو خاشعون ہوں۔** اور اگر آپ خاشعون نہیں بنیں گے تو پھر نمازیں ہمیشہ آپ پر بھاری رہیں گی اور آپ وہ بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے۔ آج نہیں تو کل وہ بوجھ گر جائے گا۔ آپ نہیں تو آپ کی اگلی نسل اس بوجھ کو پھینک دے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ نماز کو گہرا کیا جائے اس میں خشوع پیدا کیا جائے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تو ابھی بہت بعد

کی منازل ہیں۔ایک لحاظ سے یہ پہلی منزل بھی ہے کیونکہ جب خشوع کے حالات پیدا ہو جائیں تو پھر نمازیں آسان ہونے لگ جاتی ہیں۔اور بعد کی منزل یہ اس لحاظ سے ہے کہ آپ نے اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے تو ان کو خشوع کے مقام تک پہنچانے کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی۔آپ کو ذاتی تعلق رکھنا پڑے گا، ذاتی قابلیتوں کو استعمال کرنا پڑے گا تب جا کر آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں سچی نمازی بن سکیں گے۔

پھر افریقہ میں یا دوسرے ممالک میں .... بہت سے مربی بنانے پڑیں گے۔جو پہلے احمدی ہو چکے ہیں اور جن کی پہلے تربیت ہو چکی ہے آپ ان کو اپنی مدد کے لئے استعمال کریں۔افریقہ کے مزاج کی سادگی جو ہے اس کے اندر ایک خاص حسن پایا جاتا ہے۔بہت سی دوسری قومیں آج کی مصنوعی زندگی کے نتیجہ میں اس حسن سے عاری ہو چکی ہیں۔لیکن افریقہ کی سادگی میں یہ حسن ہے کہ جب وہ بات مانتے ہیں تو پھر پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ مانتے ہیں اور پھر پوری طرح سے تعاون بھی کرتے ہیں۔اس قوم میں یہ بہت ہی پیاری سادگی ہے۔اس سے ہمارے مربی استفادہ کریں۔اگر وہ ان کو سمجھائیں اور سکھلائیں تو اپنے افریقن مزاج کی وجہ سے وہ بڑے پر جوش معلم بنتے ہیں۔پھر افریقن لوگوں میں ایک یہ بھی خوبی ہے کہ پھر وہ اچھی بات کو (۔) کے مطابق دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ایک دفعہ پہنچا کر چپ نہیں ہو جاتا۔جب اس کو اچھی بات سکھا دیں تو پھر کہتا چلا جاتا ہے۔اس لئے ان میں جہاں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں وہاں بعض قوتیں بھی پائی جاتی ہیں۔خدا تعالیٰ آپ کو ان قوتوں کی طرف بھی متوجہ فرماتا ہے۔ان سے فائدہ اٹھاؤ کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کمزوریوں کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے کچھ قوتیں نہ رکھ دی ہوں جو کمزوریوں سے مقابلے کے لئے آپ کو نئی طاقتیں عطا کر سکتی ہیں۔

پس میرا آج کا خطبہ صرف اسی موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔

جب میں نے جماعت کو تنبیہ کی تو خصوصیت سے انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ، یہ تینوں تنظیمیں میرے سامنے تھیں۔ جماعت احمدیہ کے اصل بنیادی نظام کا ڈھانچہ تو صدارت یا امارت کا نظام ہے لیکن اس قسم کے کاموں میں جہاں War Footing (جنگی بنیادوں) پر کام کرنے ہوتے ہیں وہاں تقسیم کار کے اصول پر کاربند ہونا ضروری ہوتا ہے۔مثال کے طور پر جب کوئی قوم ایک عظیم جنگ میں مصروف ہو جائے تو اگر کاموں کو تنظیموں کے اندر بانٹ دیا جائے تو وہ کام زیادہ عمدگی کے ساتھ زیادہ تفصیل کے ساتھ نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔اس لئے **جماعتوں کی ان تین ذیلی تنظیموں سے میں خصوصیت کے ساتھ مخاطب ہوں کہ یہ اپنے اپنے دائرے میں بہت محنت اور کوشش کریں۔ماؤں پر بہنوں پر بھائیوں پر یعنی خاندان کے اندر والدین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے کہ وہ آخری صورت میں خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ہر خاندانی یونٹ کسی نہ کسی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہوگا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر نماز قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں، اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔جو مرد یا بچے نماز کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں** .... عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم نماز پڑھنے جاؤ، نماز پڑھ کر واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی نماز کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ نماز ادا کر رہی ہیں۔والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب نماز پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔اس لئے **جہاں تک لجنہ کا تعلق ہے وہ عورتوں کو سنبھالیں اور بچیوں کو سنبھالیں اور گھر کے اندر ان کو طریق بتائیں کہ اس طرح تم نے اپنے گھروں میں نماز کو قائم کرنا ہے۔** میں یہ نہیں کہہ رہا کہ لجنہ نماز کی تلقین شروع کر دے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ لجنہ گھروں میں نماز قائم کرنے کے طریقے سمجھائے اور مستورات کو یہ بتائے کہ تم نے نماز کے قیام کے سلسلہ میں سوسائٹی کی کیا مدد کرنی ہے۔اور پھر لجنہ یہ رپورٹیں لے کہ عورتیں کس حد تک نماز کو اپنے گھروں میں قائم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں یہ ذمہ داری ہے جو میں لجنہ پر ڈال رہا ہوں۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم نماز میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی نماز پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ بعض جگہ ایسا بھی ہو رہا ہے کہ بچے تو نماز کے پابند ہیں لیکن بڑے خود نماز کی ادائیگی میں غفلت برت رہے ہیں۔ بعض نوجوان بچے مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہمیں بہت تکلیف ہے، ہمارے والد صاحب نماز نہیں پڑھتے، ہم بہت سمجھاتے ہیں لیکن وہ توجہ نہیں دیتے ان کو نماز کی عادت ہی نہیں اس لئے آپ ان کو خط لکھیں۔چنانچہ ایک بچے نے بڑے درد سے مجھے خط لکھا، میں نے اس کی خواہش کے مطابق اس کے والد کو خط لکھا اور پھر مجھے وہاں کی امارت کی طرف سے اطلاع ملی کہ اس خط نے اثر دکھایا ہے اور خدا کے فضل سے اس نے نماز شروع کر دی ہے۔مجھے بڑی خوشی ہوئی۔اگر ایسے نوجوان اپنے والدین کو نماز کا پابند بنانے کے لئے بیقرار ہوں تو وہ بھی بڑا کام کر سکتے ہیں اس کے ساتھ اگر وہ دعا بھی مانگیں گے تو اس سے بہت غیر معمولی فائدہ پہنچے گا۔دوسروں کو دعاؤں کی تحریک کریں گے تو اس طرح بھی خدا کے فضل سے فائدہ پہنچے گا۔

انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو، کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جواب دہی کے قریب تر جا رہے ہو۔ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جواب دہی کے قریب رہتا ہے لیکن **انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جواب دہی میں قریب ہیں۔اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں، اس طرح ان کا کام اور ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ان کو چاہئے کہ وہ موجودہ وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گزشتہ گزرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں۔انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔** وہ انہیں بتائیں کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد کی آیت تم پر سب سے زیادہ اطلاق پاتی ہے تمہیں کل کے لئے فکر کرنی چاہئے کہ تم نے کیا آگے بھیجا ہے۔وہاں غد کا معنی روز قیامت بن جائے گا۔سوال و جواب اور حشر کا وقت بن جائے گا، اس لئے ان کو بیدار کریں جگائیں اور کہیں کہ اگر تم اپنے گھروں میں نماز قائم کئے بغیر آنکھیں بند کر گئے تو کتنا حسرتناک انجام ہوگا، بے نمازی نسلیں جو اپنے مقصد سے عاری ہیں جن کو خدا نے پیدا تو کسی اور غرض سے کیا تھا اور وہ کسی اور طرف رخ اختیار کر چکی ہیں وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہو تمہارے ہاتھ بالکل خالی ہیں، وہاں پیش کرنے کے لئے تمہارے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا، خدا کو کیا جواب دو گے کہ جو امانت اس نے تمہارے سپرد کی تھی تم نے ان کو کیا سے کیا بنا ڈالا، کیسے حال میں انہیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو۔اس رنگ میں انہیں بیدار کریں، خاص تعہد کے ساتھ۔اپنا پروگرام ایسا بنائیں کہ پھر ان کو سونے نہ دیں۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں کہ ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کے لئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے، ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کر رہی ہو۔خدام بھی نماز پر غور کر

رہے ہوں، انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کرلیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کرلیں، تین مہینے میں مقرر کرلیں مگر جب مقرر کرلیں پھر اس پر قائم رہیں، اس پر صبر دکھائیں۔ ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے، اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنے، کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی، کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو میں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ آپ کی حفاظت فرمائے، پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔ جنگ بدر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تو واسطہ دیا تھا اپنے رب کو کہ اے خدا یہ تھوڑی سی جماعت میں نے تیار کی تیری عبادت کرنے والوں کی، یہ میری ساری محنتوں کا پھل ہے اور تو کہتا ہے کہ کائنات کا پھل ہے، اگر آج یہ لوگ مارے گئے تو پھر تیری عبادت کرنے والا دنیا میں کبھی کوئی پیدا نہیں ہوگا۔ اس قسم کے عبادت کرنے والے آپ بن جائیں تو اللہ کے اس پاک رسولؐ کی دعائیں آپ کو بھی پہنچ رہی ہوں گی وہ خدا کا رسولؐ اس لحاظ سے آج بھی زندہ ہے آج بھی وہ دعا آپ کے حق میں خدا کو یہ واسطہ دے گی کہ اے خدا اگر یہ تیرے عبادت گزار بندے ہلاک ہوگئے یا ناکام مر گئے تو پھر کبھی دنیا میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ آپ کو وہ فتح اور ظفر کا دن نصیب نہ ہو۔

(الفضل کی بندش کی وجہ سے یہ خطبہ ضمیمہ ماہنامہ خالد دسمبر 1986ء اور ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ دسمبر 1986ء میں دو اقساط میں شائع ہوا تھا۔ روزنامہ الفضل میں یہ پہلی بار شائع ہو رہا ہے)

اطلاعات واعلانات

ولادت

❂ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ کاشف منیر صاحب قائد مجلس گلگشت ملتان کو 18۔ اگست 2003ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نہال منیر نام عطا فرمایا ہے بچی مکرم شیخ منیر احمد صاحب مرحوم آف گلگشت ملتان کی پوتی اور مکرم شیخ مبشر احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ گلستان جوہر کراچی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ نیک نصیب اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❂ مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید کی والدہ گزشتہ کئی سالوں سے ہاتھ پاؤں سے معذور، جوڑوں کے شدید دردوں میں مبتلا ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں شدید تکلیف ہے شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❂ مکرم سعید احمد سہیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کے بھانجے مکرم نعیم احمد بھٹی مقیم جرمنی عرصہ چھ ماہ سے بہت بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی اہلیہ اور چھوٹے بچے سب پریشان ہیں۔ کامل شفاء کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

❂ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے برادر اکبر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ابن چوہدری شیر محمد صاحب مرحوم مورخہ 11 ستمبر 2003ء کو بعمر 68 سال وفات پاگئے۔ مرحوم 1960ء کے قریب خود بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے۔ 1988ء سے صدر جماعت احمدیہ بھکی آنا جھجراں ضلع شیخوپورہ چلے آرہے تھے نہایت ملنسار۔ مہمان نواز نڈر داعی الی اللہ اور جماعتی مہمانوں کی بشاشت قلب سے خدمت کرتے۔ بیوہ کے علاوہ 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے پڑھائی۔ ان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

❂ مکرم محمد یونس جاوید صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رشید احمد صاحب مورخہ 7 ستمبر بروز اتوار بعمر 56 سال وفات پاگئے۔ آپ گزشتہ ایک ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم احمد عرفان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ آپ حلقہ سنت نگر لاہور کے سیکرٹری ضیافت اور فعال داعی الی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر وحوصلہ عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی مشکلات دور فرمائے۔

کامن ویلتھ سکالرشپ 2004ء

❂ منسٹری آف ایجوکیشن نے مطبوعہ فارم پر پاکستانی شہریت کے حامل طلباء سے برطانیہ اور کینیڈا میں تعلیم کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم 15۔ اکتوبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 17 ستمبر۔ (نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

❂ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مختلف مضامین میں گریجویٹ و پوسٹ گریجویٹ کلاسز (مارننگ/ایوننگ) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 27 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 18 ستمبر۔

❂ انسٹیٹیوٹ آف انڈسٹریل الیکٹرانکس انجینئرنگ کراچی نے انڈسٹریل الیکٹرانکس انجینئرنگ میں چار سالہ بی ای کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11۔ اکتوبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 16 ستمبر۔

❂ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے M.Sc فزکس، ایم اے عربی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 27 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے جنگ 13 ستمبر۔

❂ سینٹر آف ایکسیلنس ان میرین بائیولوجی یونیورسٹی آف کراچی نے Marine Biology میں ایم فل/پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 6۔ اکتوبر تک وصول کی جائیں گی۔

❂ نیشنل کالج آف ایجوکیشن اینڈ سپورٹس (اسلام آباد) نے M.Sc ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 30 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 16 ستمبر۔

❂ PAF میں بطور ایرو ٹیکنیشن/ایرو سپورٹ/سپورٹس مین/میوزیشن رجسٹریشن قریبی PAF انفارمیشن اینڈ سلیکشن سینٹر میں کروائی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 16 ستمبر۔

(نظارت تعلیم)

نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❂ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ مینیجر روزنامہ "الفضل" برائے شعبہ اشتہارات اسلام آباد، راولپنڈی، مردان، نوشہرہ، ہری پور (صوبہ سرحد) مظفر آباد، کوٹلی (آزاد کشمیر) کے اضلاع کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ امراء صاحبان، مربیان، صدر صاحبان، معلمین و دیگر عہدیداران اور کاروباری احباب سے خصوصی طور پر تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
چھ مختلف تیل و روغن اور جرمن و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔
رعایتی قیمت -/150 روپے بمع ڈاک خرچ -/210 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

تمام ائیر لائن کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
اور انٹرنیشنل ہوٹل ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں
بیول پلازہ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 051-2275738-2275757-2201277

Jasmine Guest Houses
Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2 #29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

HAROON'S
Shop No.5 Moscow plaza + Shop No.8 Block A,
Blue Area Islamabad + Super Market Islamabad
PH:826948 + PH:275734-829886

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	23۔ستمبر	زوال آفتاب	12-00
منگل	23۔ستمبر	غروب آفتاب	6-07
بدھ	24۔ستمبر	طلوع فجر	4-34
بدھ	24۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-55

تمام غیر ملکی اثاثے غیر ملکیوں کو بیچنے کا فیصلہ عراق میں امریکیوں کی مقرر کردہ عبوری کونسل نے کہا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کو ماسوائے تیل کی صنعت کے عراقی اداروں کی سو فیصد ملکیت اور کنٹرول خرید کر حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں وزیر اعظم ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ حکومت مدت پوری کرے گی ملک کی بہتری اور جمہوریت کے استحکام کیلئے سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔صدر مشرف کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔

یاسر عرفات کو معاف نہیں کرینگے اسرائیل نے کہا ہے کہ یاسر عرفات امن کی راہ میں واحد رکاوٹ ہیں انہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ادھر اسرائیلی عوام نے حکومت سے مقبوضہ فلسطینی علاقے خالی کرنے کا مطالبہ کر دیا۔

عراق جیل پر حملہ اور بم دھماکے بغداد میں نامعلوم افراد نے ابوغارب جیل پر بموں سے حملہ کر کے 2 امریکی فوجیوں کو ہلاک اور 13 کو زخمی کر دیا۔ہلاک ہونے والوں کا تعلق ملٹری پولیس سے تھا۔

نیویارک میں سیکیورٹی ریڈ الرٹ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر نیویارک میں سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔نیویارک پر ہیلی کاپٹروں کا گشت جاری رہے گا۔مشتبہ افراد پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔اجلاس میں شریک سربراہان اور افراد کیلئے بھی خصوصی دستے تعینات کئے گئے ہیں۔

بھارت بڑے پیمانے پر اسلحہ جمع کر رہا ہے صدر جنرل مشرف نیویارک پہنچ گئے ہیں نیویارک آمد پر پی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر بش کے ساتھ بات چیت میں وہ بھارت کی طرف سے بڑے پیمانے پر اسلحہ کی خریداری کے بارے میں ذکر کریں گے۔

واجپائی کی بش سے ملاقات کا پروگرام تبدیل بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی 24 ستمبر کو امریکہ کے صدر جارج بش سے ملاقات کریں گے۔ پہلے ان کی ملاقات 23 ستمبر کو طے تھی لیکن اب وہ 24 ستمبر کو صدر مشرف کی صدر بش سے ملاقات کے بعد امریکی صدر سے ملاقات کرینگے۔

میڈیکل کالجوں میں انٹری ٹسٹ پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کے داخلوں کیلئے پانچ شہروں میں انٹری ٹسٹ ہوئے جن میں ساڑھے گیارہ ہزار طلباء وطالبات نے شرکت کی۔

صدام اور امریکہ کے درمیان خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں برطانیہ کے ایک اخبار ''دی سنڈے ٹائمز'' نے انکشاف کیا ہے کہ عراق کے معزول صدر صدام حسین زندہ ہیں اور اپنی جان بخشی کے لئے بغداد میں اعلیٰ امریکی ملٹری حکام سے اپنے ایک وفادار قریبی ساتھی کے ذریعے مذاکرات کر رہے ہیں۔

بھارت میزائل پروگرام کے سلسلہ میں اسرائیل سے مدد لے گا بھارت نے اپنے میزائل پروگرام کو ترقی دینے کیلئے اسرائیل سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ایک بھارتی خبر رساں ادارے نے دفاعی حکام کے حوالے سے بتایا کہ بھارت کی ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن کا ایک اعلیٰ سطحی وفد اگلے ماہ اسرائیل جا کر میزائلوں کو جدید بنانے کیلئے تعاون پر بات چیت کریگا۔

حکومت کے خاتمے کی باتیں کرنے والے ہوش کے ناخن لیں وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ ایل ایف او اور صدر کی وردی کا مسئلہ جلد حل کر لیں گے بے مقصد معاملات میں الجھنے کی بجائے ملک اور قوم کو درپیش مسائل سے نکالنے کی ضرورت ہے۔حکومت کے خاتمے کی باتیں کرنے والے ہوش کے ناخن لیں صدر اور حکومت کے درمیان مکمل ہم آہنگی ہے۔ہم نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس سے قوم کے سامنے شرمندگی سے سر جھکانا پڑے۔

مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں عالمی برادری بھارت پر دباؤ ڈالے جموں وکشمیر عوامی ایکشن کمیٹی کے سربراہ میر واعظم عمر فاروق نے بین الاقوامی برادری پر زور دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو مذاکرات کے ذریعے حل کروانے کیلئے بھارت پر زور ڈالے۔اس وقت بین الاقوامی برادری ہی بھارت کو پریشرائز کر کے مذاکرات کی میز پر لاسکتی ہے۔

گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے صوبائی دارالحکومت میں چند روز سے جاری حبس اور گرمی کا سلسلہ جاری ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق مختلف شہروں کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت اس طرح رہا۔

لاہور	36.4	اسلام آباد	35.2
ڈی جی خان	38.0	بہاولنگر	37.9
سیالکوٹ	35.3	فیصل آباد	38.0
جہلم	37.4	رحیم یار خان	38.5
سرگودھا	38.5	کالام	21.5
سکردو	33.5		

کشمیر سمیت تمام تنازعات حل کرنے کا واحد راستہ مذاکرات ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان اقتصادی تعاون، ثقافتی تبادلے اور عوام کے درمیان رابطے بڑھا کر بداعتمادی کی فضا ختم کی جا سکتی ہے۔وہ انقرہ میں ترکی کے ایک اخبار کو انٹرویو دے رہے تھے۔انہوں نے کہا پاکستان سے کشمیر سمیت تمام تنازعات حل کرنے کا واحد راستہ مذاکرات ہیں۔اعتماد کی فضا کے لئے وفود کے تبادلوں کا خاتمہ ضروری ہے۔دہشت گردی عالمی خطرہ ہے۔کوئی بھی مذہب دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔

گھریلو اشیاء برائے فروخت
یونس پیڈسٹل فین،ملت ٹیبل فین،واشنگ مشین بڑی سٹیل الماری،ڈولی،ٹب،ڈرم،حمام،نعمت خانہ جالی دار،کرسیاں،قالین،سوٹ کیس،بھڑ ولہ،سنگھار ٹیبل سٹیل پائپ چارپائی،سٹیلائزر 220V-1000kv ساختہ اٹلی،ٹیلی فون سیٹ،سٹیل بالٹی،فین برائے کمپریسر
رابطہ فون نمبر 213293

MACLS
کمپیوٹر سیمینار
MALE FEMALE
28 ستمبر بروز اتوار شام 4:30 بجے
فون نمبر 212088
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز کالج روڈ ربوہ

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9468447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
9۔ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔فون: 5418406-7448406

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

گوندل ٹینٹ اینڈ پکوان مرکز
نئی کاریں۔لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی-محمد اشرف بلال
زیر نگرانی-پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار-صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
- وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر-ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ-گڑھی شاہو-لاہور

البشیرز-اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173/ربوہ 04524-214510

ڈیلر: ریفریجریٹر ائیر کنڈیشنر ڈیزرٹ کولر کوکنگ رینج گیزر
فخر الیکٹرونکس
ہیٹر۔واشنگ مشین مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1۔لنک میکلوڈ روڈ،جودھامل بلڈنگ لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ،شیلڈز،گرافک ڈیزائننگ ڈیکم فارمنگ،بلسٹر پیکنگ،فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_nk@yahoo.com

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر،میاں وسیم احمد ایم بی اے
فون دوکان 212837 رہائش: 214321